فقهی کانفرنس کی ضرورت و اهمیت اور مستقبل میں کام کرنے کیلئے اهداف

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده ولا رسول بعده ولا معصوم بعده ولا أمة بعد امته ولا کتاب بعد کتابه اما بعد فاعوذبالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذارجعوا الیهم لعلهم یحذرون وقال النبی ﷺ من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العلمین

صدر اجلاس، علماء کرام، اہل علم ودانش! آج بتاریخ 18 اکتوبر 1998ء بروز اتوار دوسری بنوں فقہی کانفرنس میں مجھے پہلی مرتبہ شرکت اور آپ حضرات سے گفتگو کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ میں سب سے پہلے اس تاریخ ساز اور عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر جامعہ المرکز الاسلامی کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی مجلس عاملہ کے رکن حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ الهاشمی کو اوران کے رفقائے کار کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو اس کے مقاصد حسنہ میں کماً کیفاً ظاہراً وباطناً ترقی عطا فرماوے۔ پاکستان کے دورافتادہ اور پسماندہ علاقے میں خالص علمی اور تحقیقی کانفرنس کا انعقاد معمولی نہیں، بلکہ غیر معمولی کارنامہ ہے۔ اور آج کل کے حالات اور ضرورت کے عین مطابق ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ آج کچھ لوگوں کے غلط پروپیگنڈے اور کچھ لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہے کہ شاید فقہ قرآن وسنت سے ایک متصادم چیز کا نام ہے، فقہ قرآن وسنت سے متوازی ایک نظام کا نام ہے، فقہ شریعت کے مقابلے میں کسی چیز کا نام ہے، فقہ صرف ائمہ مجتہدین کے اختیارات کا نام ہے۔ حالانکہ واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ فقہ اسلامی قرآن وسنت کے تشریحات کا نام ہے، قرآن وسنت کے مجموعی احکام کے مرتب شکل میں ملنے کا نام ہے۔ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اسلئے کہ اس مجمع میں زیادہ تر اہل علم ہیں، مدرسین اور طلباء ہیں، اہل افتاء ہیں کہ ہمارے ہاں جتنے بھی فقہ کی کتابیں ہیں ان میں یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے، کہ ہم ہر مسئلے اور حکم شرعی کی دلیل سب سے پہلے کتاب اللہ سے بیان کرتے ہیں، پھر سنت رسول اللہ سے بیان کرتے ہیں، اور پھر اس میں عقلی دلیل بیان کرتے ہیں، تاکہ نقل اور عقل کے ساتھ ہماری شریعت کے احکام مدلل طور پر سامنے آئے۔

اصول فقہ ہر کتاب میں چار لکھے ہوتے ہیں جن میں سب سے پہلے نمبر پر کتاب اللہ ہے، پھر سنت رسول اللہ ہے، پھر اجماع امت ہے اور پھر وہ قیاس ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے لیا گیا ہو۔ جس کا ماٴ خذ قرآن وسنت ہو۔ اسلئے آج اس عنوان پر کانفرنس اور اس سے پہلے ایک سال قبل کانفرنس یہ بات بتانے کیلئے بھی ہے کہ فقہ قرآن وسنت کی تشریح کا نام ہے، قرآن وسنت کے احکام کو ایک جگہ جمع کرنے کا نام ہے۔ یہ کسی متصادم چیز کا نام نہیں ہے۔ اور مجھ سے زیادہ بہتر علماء جانتے ہیں کہ قیاس حکم شرعی کو ثابت کرنے والا نہیں ہے اس کو مثبت نہیں کہا جاتا بلکہ اسے مظہر کہا جاتا ہے۔ اور مثال سے یوں سمجھا جاتا ہے کہ جیسے آپ کو پانی کی ضرورت ہو۔ آپ زمین میں کھدائی کرتے ہیں، کھدائی کے ذریعے، نل کے ذریعے، پمپ کے ذریعے، مشین کے ذریعے پانی نکال کر سیراب ہوتے ہیں۔ اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں، اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے زمین کے اندر پانی کو پیدا نہیں کیا زمین میں پانی کا خالق اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ آپ نے زمین سے پردے ہٹا کر آپ نے کھدائی کر کے آپ نے تو نل لگا کر آپ نے مشین لگا کر آپ نے موٹر لگا کر اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے پانی کو ظاہر کر دیا ہے اور مخلوق کو فائدہ پہنچایا ہے۔ دریا کے ذریعے نہروں کے ذریعے، نالیوں، پائپ کے ذریعے آپ پانی کے خالق نہیں ہے۔ خالق اللہ تعالیٰ ہے آپ نے پانی کو ظاہر کیا ہے۔ اسطرح یاد رکھئے کہ تمام شریعت کے ارکان، تمام دین کے مسائل قرآن وسنت میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھے ہیں۔ مجتہد اور مفتی کو یہ مقام اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ وہ محنت کر کے، اجتہاد کر کے، پردوں کو ہٹا کر اسطرح وہ پانی نکال کر امت کو دے دیتا ہے۔ جسطرح وہ پانی کا خالق نہیں ہے پانی کو ظاہر کرنے والا ہے اس طرح مجتہد اور مفتی مسائل اپنی طرف سے نہیں بناتا ہے وہ بتاتا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں مولوی کا کام مسئلہ بنانا نہیں مولوی کا کام مسئلہ بتانا ہے لوگ کہا کرتے ہیں کہ عجیب مولوی ہے لوگوں کو کافر بناتے ہیں ان کا کام کافر بنانا ہے۔ تو حضرت تھانویؒ نے فرمایا ہم کافر بناتے نہیں کافر بتاتے ہیں، بندہ اپنے عقائد ونظریات سے ہے، بندہ اپنے کردار وعمل سے ہے۔ ہمارا کام سچا اور کھرا کھوٹا بتانا ہے۔ اس لئے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم کے منصب پر بٹھایا ہے، جسے اس جگہ پر بٹھایا ہے اس کی ذمہ داری ہے اگر وہ نہیں ادا کرتا تو وہ خائن اور بد دیانت کہلائے گا۔ جس طرح سنار کی ذمہ داری ہے کہ آپ سونا لیجائیں وہ بتائے گا کہ یہ کھرا ہے یا کھوٹا ہے۔ اس میں کتنی کھوٹ ہے اس طرح عالم دین اور مفتی کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی غلط مسئلہ بتائے وہ رد کر کے کہ یہ غلط مسئلہ بتا رہا ہے۔ صحیح مسئلہ یہ نہیں۔

قیاس اور اجتہاد:

یہ مظہر احکام شریعت ہے، مثبت احکام شریعت نہیں۔ مفتی کا کام مسئلہ بنانا نہیں، مسئلہ بتانا ہے۔ الحمد للہ فقہی عنوان سے یہ کانفرنس حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب یہ ان کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے لکھا تھا کہ وہ اس کام کا آغاز کریں گے۔ اور میں رات سے یہاں آیا تو بڑا حیران ہوں کہ اس جلسے کا مزاج عوامی نہیں ہے۔ ہم لوگ بھی عادی ہیں جہاں جائے نعرے لگے لیکن میں حیران ہوں کہ آپ ماشاء اللہ جو ایمان کے جذبات سے لبریز لوگ ہیں، کتنی سکون کے ساتھ، کتنی اطمینان کے ساتھ آپ علمی مباحث اور علمی تحقیق و تدقیق کو سن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ منفرد اجتماع ہے، علمی اجتماع ہے اور آج پاکستان میں ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں، خال خال نظر آتی ہیں اجتماعی شکل میں ایسی نہیں ہے حالانکہ یاد رکھئے آپ جانتے ہیں علماء اہل سنت، دیوبند کی تحریک علمی تحریک تھی، علمی تحریک ہے اور علمی تحریک رہے گی۔ دیوبند نے اپنا

لوہا منوایا ہے علم کی بنیاد پر، دلائل کی قوت کی بنیاد پر۔ اور آج الحمد للہ آپ کے سامنے جو نوجوان اور عمر رسیدہ اکابر، اصاغر آرہے ہیں آج خوشی ہو رہی ہے۔ الحمد للہ ہم علمی اعتبار سے اب بھی یتیم نہیں ہے، اب بھی ہم دنیا کی امامت کر سکتے ہیں۔ اسلام قیامت تک کیلئے ہے یہ قیامت تک کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ آنے والی تیسری صدی اسلام کی صدی ہے۔ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہوں گے پوری دنیا الحمد للہ آپ دیکھتے ہیں مجھے بہت سے ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا باہر کے دنیا میں آپ جا کر دیکھیں کہ دن بدن اسلام بڑھ رہا ہے، پھیل رہا ہے، ترقی کر رہا ہے۔ جتنا مغرب اور یورپ ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے، اتنی تیزی سے اسلام ان کے گھروں میں داخل ہو رہا ہے ان کو خواب میں بھی اسلام نظر آتا ہے۔

میں ابھی ناروے گیا، ڈنمارک گیا جس جگہ گیا سب اخبار والوں نے مجھ سے پوچھا طالبان کیا کر رہے ہیں طالبان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ میں نے کہا طالبان پوری دنیا کیلئے امن کا پیغام بن کر آرہے ہیں، اسلام کا پیغام بن کر آرہے ہیں، انہوں نے کہا کہ انہوں نے تو علم کے راستوں پر پابندی لگادی ہے، سکول بند کر دیئے ہیں، ادارے بند کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا مجھے حیرانی اور افسوس ہے آپ پر کہ یہ تحریک طالبان کی ہے طالبان سٹوڈنٹس کو کہتے ہیں، طالب علم کو کہتے ہیں۔ جس تحریک کا عنوان اور امتیاز اس کی پہچان اور علامت طلب علم ہے، علم سے کیسے روک سکتا ہے؟ ان کا تو نام ہی طالبان ہے، علم کے پیاسے ہیں یہ کیسے علم کے راستے بند کر سکتے ہیں۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والا دور اسلام کا دور ہے اسلام کی صدی ہے پوری دنیا اسلام کے دروازے پر دستک دے رہی ہے ان حالات میں علماء کی ذمہ داری پہلے سے بڑھ جاتی ہے۔ اب پوری دنیا ایک کالونی بن گئی ہے آپ کی آواز لمحوں میں پوری دنیا میں پہنچ سکتی ہے۔ آپ کمپیوٹر کے ذریعے، انٹرنیٹ کے ذریعے اس بنوں کے المرکز الاسلامی میں بیٹھ کر جو فتوی جاری کریں گے وہ لمحوں اور سیکنڈوں میں دنیا کے سارے ملکوں میں پہنچ سکتا ہے۔ آپ پوری دنیا کو فائدہ دے سکتے ہیں۔ افادہ اور استفادہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ آپ کو ان جدید وسائل سے اب فائدہ اٹھانا چاہئے، تب فائدہ اٹھا سکیں گے جب آپ ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ اور آپ کو اس میدان میں پیچھے نہیں آنا چاہئے۔ افغانستان میں طالبان کے کامیابی کے بعد علماء کی ذمہ داری جہاں طالبان کی علمی رہنمائی کی ہے وہاں پاکستان اور پوری دنیا میں اسلام کی طرف لوگوں کی نگاہیں اٹھی ہیں، اس نگاہوں کی بھی تسلی بخش جواب دینے کی ضرورت ہے آج نئے نئے مسائل دنیا میں پیدا ہو رہے ہیں جدید چیزیں آرہی ہیں۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اس کی تحقیق کرے اسلئے کہ قیادت، امامت علماء ہی کے پاس ہوگی تو تب ملک میں انقلاب آئیگا۔ ہم نے کہا کہ پاکستان میں شریعت تب آسکتی ہے جب قیادت علماء کے پاس ہوگی۔ افغانستان میں بھی شریعت تب آئی ہے جب شریعت کے جاننے والے اقتدار میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے ہدایہ، نورالانوار اور دوسری کتابوں میں جو مسائل ہم پڑھتے رہے آج خود اپنے ہاتھوں سے نافذ کرنے کا موقع مل رہا ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

میں مولانا کو وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے، تمام علماء کی طرف سے اس کام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس علمی اور تحقیقی کام کو آگے بڑھانے کی مزید توفیق اور ہمت عطا فرماوے۔ مگر میری تجویز ہے کہ یہ صرف سال کی کانفرنس کی شکل میں نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ کام مسلسل ہونا چاہئے۔ یہ کام ہر ڈویژن میں ہر صوبے میں ہونا چاہئے۔ اور علماء اور مفتیان کرام کی ایک باقاعدہ ایسی کمیٹی جو آپ نے بنائی تھی اس کا کام ہونا چاہئے کہ جو سوال یہاں کیا جاتا ہے، جو مسائل یہاں رکھے جاتے ہیں، ان کا حل بھی قوم کے سامنے آنا چاہئے تا کہ اجتماعی فتوی ہو، انفرادی فتوی نہ ہو، اجتماعی شکل پیدا ہو۔ **و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین**